Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

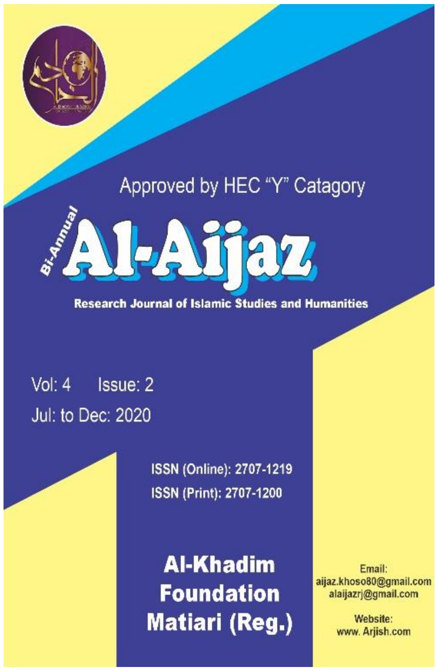

TOPIC:

Intellectual basis of Khanwada-e-Usmania (Badayun)

AUTHORS:

1. Mazhar Hussain Badhro, Ph.D Scholar, Department of Arabic wa Uloom Islamiya, Government College University Lahore.
2. Muhammad Abid Nadeem, Associate Professor, Department of Arabic wa Uloom Islamiya, Government College University Lahore.

How to cite:
Badhro, M. H., & Nadeem, M. A. (2020). U-6 Intellectual basis of Khanwada e Usmania(Badayun). Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(2), 97-109.
https://doi.org/10.53575/u6.v4.02(20).97-109
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/149

QR Code

Vol: 4, No. 2 | July to December 2020 | Page: 97-109
Published online: 2020-12-06

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی علمی اساس

Intellectual basis of Khanwada-e-Usmania (Badayun)

Mazhar Hussain Badhro*
Muhammad Abid Nadeem**

Abstract
The *Khānwādah `Uthmāniah* is counted among the studious tribes of the Sub-continent. The base of scholarly knowledge of *Khānwādah `Uthmāniah* is very strong, and the chain of continuity is constant throughout the thoughtful descent. The ancestors of the *Khānwādah `Uthmāniah* utilized the renowned and great centres of knowledge. In the academic history of Indo-Pak, the name of the Ulama-e-Farangi Mahal and the name of Ulama-e- Khair-Abad are most prominent. On the same token, advisors of the *Khānwādah `Uthmāniah* directly and indirectly acquainted with the Ulama-e-Farangi Mahal and Ulama-e- Khair-Abad extracted the knowledge. Therefore, scholarship of the *Khānwādah `Uthmāniah* could also be traced in the past through the history of Al-Azhar University, Egypt. Last but not least, the Quran Commentaries are the authentic credentials of the hadith and mysticism which are the evidentiary evidence of the inherited continued scholarship of *Khānwādah `Uthmāniah*.
Keywords: Khanwadah Uthmaniah, Frangi Mahal, Khairabad, Indo-Pak, Al Azhar University.

خانوادہ عثمانیہ کی علمی اساس بہت ہی مضبوط اور پائیدار ہے۔اس خانوادے کے علماء وفضلاء نے ہر دور میں اپنے وقت کے عظیم اور جید علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ برصغیر کے ان عظیم علمی وروحانی مراکز سے اکتساب علم کیا جن کا علمی مقام آج بھی روزروشن کی طرح عیاں ہے۔ذیل میں ان علمی مراکز کا تعارف پیش خدمت ہے جہاں سے خانوادہ عثمانیہ بدایوں کے بزرگوں نے اکتساب علم کیااور ان علماء کاذکر جن سے علمی استفادہ کیا۔

علمائے فرنگی محل (لکھنؤ)

ملاقطب الدین شہید سہالوی:

خانوادہ فرنگی محل (لکھنؤ) کے مورث اعلیٰ ملا قطب الدین شہید سہالوی تقریباً ۱۰۴۰ھ سہالی (اودھ) میں پیدا ہوئے۔ ملا قطب الدین شہید انصاری کا سلسلہ نسب بواسطہ شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبداللہ انصاری ہروی (ہرات، افغانستان متوفی ۴۸۱) میزبان رسول ﷺ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے جاملتا ہے۔ ملادانیال جوراسی شاگرد ملاعبدالسلام دیوی سے بھی تحصیل علم کیا۔مزید حضرت قاضی گھانسی، الہ آبادی، اور شیخ محب اللہ الہ آبادی سے علوم ظاہری وباطنی کااستفادہ کیا۔[1]

ملاقطب الدین شہید سہالوی کے فرزند استاد الہند ملانظام الدین محمد سہالوی جنہیں بانی درس نظامی کہاجاتاہے۔۱۰۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔

* Ph.D Scholar, Department of Arabic wa Uloom Islamiya, Government College University Lahore.
** Associate Professor, Department of Arabic wa Uloom Islamiya, Government College University Lahore.

ملا نظام الدین محمد سہالوی فرنگی محلی:

ملا نظام الدین محمد فرنگی محلی اپنے نامور والد کے علوم وفنون کے وارث تھے۔ انہوں نے سند علم حدیث شیخ محمد مغربی تلمسانی سے حاصل کی جو کہ آپ کے شاگرد بھی تھے۔ مولانا محمد عنایت اللہ فرنگی محلی لکھتے ہیں کہ ایک کتاب کی پشت پر میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ استاد الہند ملا نظام الدین محمد نے سند حدیث ملا محمد مغربی تلمسانی سے حاصل کی ہوئی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم [2]

ملا نظام الدین محمد سہالوی فرنگی محلی کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) شرح مسلم الثبوت	(۲) شرح تحریر الاصول الابن الھمام
(۳) صبح صادق	(۴) شرح منار الاصول
(۵) حاشیہ شرح عقائد جلالی	(۶) حاشیہ حواشی قدیم دوانیہ
(۷) حاشیہ صدرا	(۸) حاشیہ شمس بازغہ
(۹) شرح رسالہ مبارزیہ	(۱۰) مناقب رزاقیہ [3]

درس نظامی:

ملا نظام الدین محمد کا مدون کردہ متحدہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے سینکڑوں مدارس اسلامیہ میں صدی دو صدی قبل تک یہی درس نظامی رائج تھا۔ اور عہد حاضر میں اپنی بدلتی ہوئی ہیت کے ساتھ یہی درس نظامی برصغیر پاک و ہند کے سینکڑوں مدارس میں داخل نصاب ہے۔ مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی یوں بیان کرتے ہیں کہ درس نظامی کو اگر اس پہلو سے دیکھا جائے اس تعلیمی وتدریسی تجربے کو کتنے عرصے تک استحکام حاصل رہا اور اس کی مقبولیت کی وسعت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ تو یہی پہلو اس کا امتیاز نظر آئے گا۔ [4]

ملا عبد العلی فرنگی محلی:

بحر العلوم علامہ عبد العلی فرنگی محلی ملا نظام الدین محمد سہالوی کے فرزند و تلمیذ ہیں۔ ابتدائی عمر میں تحصیل علم کی جانب زیادہ راغب نہ تھے۔ لیکن ایک نامعلوم شخص کے نقد کی وجہ سے بحر العلوم کی حمیت جوش میں آگئی۔ خود بیان کرتے ہیں کہ والد محترم جس طرح حیات میں میری تربیت کیا کرتے تھے۔ بعد از وفات اپنے والد کے خاص شاگرد ملا کمال الدین سہالوی کی خدمت میں درست بات معلوم کرنے کے لئے اور درسی کتب کے مباحث و مقامات کو سمجھنے کے لئے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا۔ وہ میرے والد کی اور اپنی باریک فنی تحقیقات مجھ سے بیان کرتے تھے اور کبھی بھی میری بحث و تکرار سے بدمزہ اور تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ [5]

بحر العلوم علامہ عبد العلی کے وصال کے بعد مدراس میں ملا بحر العلوم کی جانشینی ملک العلماء ملا علاؤالدین احمد بن مولانا احمد انوار الحق فرنگی محلی نے کی۔ ان کے بھائی نور الحق فرنگی محل میں درس وتدریس کرتے رہے۔ یہ دونوں بھائی ملا علاؤالدین اور ملا نور الحق نیز ان کے والد ملا احمد

انوار الحق بھی بحر العلوم کے شاگرد تھے۔[6]

ملا نور الحق فرنگی محلی:

ملا نور الحق فرنگی محلی بن ملا احمد انوار الحق فرنگی محلی اپنے وقت کے متجر، متورع عالم دین و شیخ طریقت تھے۔ مولوی رحمٰن علی آپ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ آپ عالم ظاہر و باطن، اپنے والد کے خلیفہ خاص تھے۔آپ علوم کی تدریس اور یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ بندگان خدا کی پاسداری اور انکسار نفس میں مشہور تھے۔[7]

خانوادہ عثمانیہ اور علمائے فرنگی محل:

خانوادہ عثمانیہ کی نشاۃ ثانیہ کے روح رواں علامہ عبد المجید قادری اور ان کے فرزند علامہ فضل رسول بدایونی، سلسلہ علمائے فرنگی محل کے اجلہ تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ صاحب اکمل التاریخ یوں رقمطراز ہیں کہ علامہ شاہ عبد المجید قادری نے ابتدائی تعلیم بحر العلوم مولانا محمد علی بدایونی سے حاصل کی۔ اپنے ماموں خطیب محمد عمران اور پھوپھا مفتی عبد الغنی سے علمی استفادہ کیا۔ مولانا محمد علی بدایونی کے وصال کے بعد عازم لکھنو ہوئے ملا نظام الدین محمد سہالوی فرنگی محلی کے مایہ ناز شاگرد مولانا ذوالفقار علی ساکن قصبہ دیوہ (مفاخات لکھنو) سے اکتساب علم کیا۔[8]

علامہ عبد المجید قادری گویا ایک واسطے سے بانی درس نظامی، ملا نظام الدین محمد کے شاگرد ٹھہرے۔ علامہ شاہ عبد المجید قادری کے فرزند علامہ فضل رسول بدایونی نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان علامہ عبد الحمید قادری سے حاصل کی۔ تکمیل علوم کے لئے لکھنؤ میں مولانا نور الحق کے پاس تشریف لے گئے۔ تین برس فرنگی محل لکھنؤ میں رہ کر فرنگی محل اپنے شفیق استاد سے جملہ علوم سے فراغت تام حاصل کیا۔[9]

سلسلہ تلمذ:

علامہ فضل رسول بدایونی کا سلسلہ تلمذ تین واسطوں سے بانی درس نظامی ملا نظام الدین محمد سہالوی فرنگی محلی تک پہنچا ہے۔ صاحب اکمل التاریخ نے یہ سلسلہ تلمذ کچھ یوں بیان کیا ہے۔

- علامہ فضل رسول بدایونی تلمیذ ملا نور الحق فرنگی محلی
- تلمیذ ملا احمد انوار الحق فرنگی محلی
- تلمیذ بحر العلوم ملا عبد العلی فرنگی محلی
- تلمیذ استاد الہند ملا نظام الدین محمد فرنگی محلی[10]

علمائے خیر آباد:

علمائے خیر آباد کا علمی شہرہ اور جلالت کی وجہ سے خیر آباد کو خیر البلاد بھی کہا جاتا ہے۔ خصوصاً علامہ فضل حق خیر آبادی کی جائے پیدائش ہونے کا شرف بھی خیر آباد کو حاصل ہے۔

علامہ اسید الحق قادری اس حوالے سے یوں رقمطراز ہیں کہ :

"یہ علامہ فضل حق خیر آبادی سے نسبت ہی کا کرشمہ ہے کہ آج ہندو پاک کے علمی حلقوں سے لے کر جامعہ ازہر کے ارباب فکر و نظر کی مجلسوں تک لفظ "خیر آباد" منطق و فلسفہ، حکمت و کلام اور عربی شعر و ادب کے ایک خاص مکتب اور مدرسے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے"۔[11]

خیر آباد کے متعلق مولانا سید محمد میاں لکھتے ہیں کہ :

"ہندوستان کے وہ قصبے جو مردم خیزی میں مشہور تھے۔ان میں ضلع ستیاپور کا قصبہ خیر آباد بھی ہے۔اب چودھویں صدی کے ربع آخر میں اس کی حالت کچھ بھی ہو مگر حلقہ درس و تدریس سے تعلق رکھنے والے جانتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخری تک خیر آباد کو خیر البلاد لکھا جاتا ہے۔"[12]

علامہ فضل امام خیر آبادی:

فضل امام خیر آبادی جنہیں علماء خیر آباد کا سرخیل مانا جاتا ہے۔آپ نے ملا عبدالواحد خیر آبادی سے علوم کی تکمیل کی۔دہلی آکر ملازمت سے وابستہ ہوئے۔ پہلے مفتی پھر ترقی کر کے صدرالصدور کے عہدے تک پہنچے۔آپ نے دہلی میں درسگاہ آراستہ کی اور معقولات کے ایک مخصوص مدرسے کی بنیاد ڈالی۔آپ کی درسگاہ سے علامہ فضل حق خیر آبادی اور مفتی صدرالدین آزردہ جیسے اصحاب علم و فضل تیار ہو کر نکلے۔آپ نے تصانیف کا قابل قدر ذخیرہ چھوڑا۔ جس میں آمد نامہ اور مرقاۃ جیسی ابتدائی کتابوں سے لے کر منطق و فلسفہ کی منتہی کتب پر حواشی بھی شامل ہیں۔آخری وقت میں خیر آباد آگئے اور وہیں ۱۲۴۴ھ میں وصال ہوا۔[13]

علامہ فضل حق خیر آبادی:

علامہ فضل حق خیر آبادی کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں کہ علامہ فضل حق خیر آبادی ۱۲۱۲ھ میں خیر آباد میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد ماجد علامہ فضل امام خیر آبادی عالم فاضل اور صاحب تصنیف تھے۔علامہ فضل حق خیر آبادی نے اپنے والد محترم، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ عبدالقادر دہلوی سے علمی استفادہ کیا اور پھر خود استاد کامل بن گئے۔آپ کے تلامذہ میں علامہ عبدالقادر بدایونی، مولانا خیر الدین دہلوی، مولانا ہدایت اللہ رامپوری، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولانا نور محمد بدایونی اور مولانا عبدالحق خیر آبادی جیسے فضلاً شامل ہیں۔[14]

علامہ عبدالحق خیر آبادی:

علامہ عبدالحق خیر آبادی ۱۲۴۴ھ میں علامہ فضل حق خیر آبادی کے ہاں دہلی میں پیدا ہوئے۔مولانا عبدالحق خیر آبادی نے دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور سولہ سال کی عمر فارغ التحصیل ہوئے۔علامہ عبدالحق خیر آبادی نے کئی تصانیف یادگار چھوڑیں۔۱۳۱۶ھ میں وصال ہوا اور خیر آباد میں اپنے داد کے پہلو میں دفن کیے گئے۔[15]

خانوادہ عثمانیہ اور علمائے خیر آباد:

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے علماء نے براہ راست علمائے خیر آباد سے علمی استفادہ کیا جاہے جن میں علامہ فضل رسول بدایونی کے چچازاد بھائی مولاناسناءالدین عثمانی نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا علامہ شاہ عبدالمجید قادری سے حاصل کی۔اور علوم عقلیہ کی تکمیل مولانا فضل امام خیر آبادی کی درسگاہ سے کی جبکہ اجازت حدیث شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے حاصل کی۔[16]

علامہ عبدالقادر بدایونی اور علامہ نور احمد بدایونی کا شمار علامہ فضل حق خیر آبادی کے اجلہ تلامذہ میں ہوتا ہے۔ علامہ نور احمد بدایونی بن محمد شفیع بدایونی نہایت جید و متجر اور جلیل القدر عالم دین تھے۔ ۱۳۰۱ھ میں وصال ہوا۔ مولانا فیض احمد بدایونی اور علامہ فضل حق خیر آبادی کے شاگرد تھے۔ تکمیل علوم نقلیہ اور فنون عقلیہ مولانا فیض احمد بدایونی سے کی اور بعض کتب معقول مثل افق مبین اور شفاء وغیرہ علامہ فضل حق خیر آبادی سے اخذ کیں۔[17]

خانوادہ عثمانیہ کے عالم اجل اور اپنے عہد کے مرجع العلماء علامہ عبدالقادر بدایونی تھے۔ علامہ فضل رسول بدایونی نے اپنے فرزند کی تعلیم و تربیت میں خود بھی دلچسپی لی اور مزید معیاری تعلیم کے لئے علامہ فضل حق خیر آبادی کے حوالے کر دیا۔ ایک طویل عرصہ علامہ عبدالقادر بدایونی نے اپنے استاد محترم کے سامنے زانو تلمذ تہہ کیا۔[18]

مدرسہ خیر آباد کے عناصر اربعہ:

علامہ فضل حق خیر آبادی کے بے شمار تلامذہ اپنی اپنی جگہ افق درس و تدریس پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور ہر ایک کی درسگاہ سے علماء و فضلاَ کی ایک جماعت تیار ہو کر نکلی۔ مگر ان تمام تلامذہ میں سے چار شاگردوں کی درسگاہیں شہرہ آفاق ہوئیں۔

۱۔ علامہ عبدالحق خیر آبادی (فرزند علامہ فضل حق خیر آبادی)

۲۔ علامہ عبدالقادر بدایونی

۳۔ علامہ ہدایت اللہ خاں رامپوری

۴۔ علامہ فیض الحسن سہارنپوری[19]

علامہ عبدالمقتدر قادری علامہ عبدالقادر بدایونی کے بڑے فرزند ہیں۔ علامہ عبدالمقتدر قادری نے جملہ علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل مولانا نور احمد عثمانی اور اپنے والد محترم علامہ عبدالقادر بدایونی سے کی۔ یہ دونوں حضرات علامہ فضل حق خیر آبادی کے تلامذہ مین سے ہیں۔ یوں آپ ایک واسطے سے علامہ فضل حق خیر آبادی کے تلمیذ ٹھہرے۔[20]

علامہ عبدالقدیر قادری جو کہ علامہ عبدالقادر بدایونی کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ مفتی اعظم حیدر آباد دکن کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ ابتدائی علوم علامہ عبدالمقتدر قادری سے پڑھے۔ یوں آپ دو واسطوں سے علامہ فضل حق خیر آبادی کے تلمیذ ٹھہرے۔ مروجہ نصاب کی تکمیل کے بعد مولانا سید برکات احمد ٹونکی اور مولانا سید عبدالعزیز انبیٹھوی کی خدمت میں حاضر ہو کر معقولات کی تمام کتب پڑھیں۔ مولانا سید برکات احمد ٹونکی اور مولانا سید عبدالعزیز انبیٹھوی علامہ عبدالحق خیر آبادی کے تلامذہ میں سے تھے۔ یوں آپ ایک واسطے سے علامہ عبدالحق خیر آبادی

کے تلمیذ ٹھہرے۔[21]

علامہ شیخ عبدالحمید محمد سالم القادری علامہ عبدالقدیر قادری کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں اور خانوادہ عثمانیہ کے موجودہ سربراہ ہیں۔اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ یوں دو واسطوں سے علامہ عبدالحق خیر آبادی کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ علامہ حافظ عبدالوحید قادری مقتدری سے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ مفتی ابراہیم فریدی سمستی پوری اور مفتی اقبال حسن قادری سے مدرسہ قادریہ بدایوں میں تحصیل علم کیا۔[22]

علامہ اُسید الحق قادری:

علامہ اسید الحق قادری علامہ عبدالقدیر قادری کے پوتے اور علامہ عبدالحمید محمد سالم القادری کے بیٹے ہیں۔ ۲۰۱۴ء میں بغداد عراق میں جام شہادت نوش کیا۔آپ اپنے خاندان کی علمی امانتوں کے امین تھے۔حفظ قرآن کی تکمیل اور درس نظامی کی ابتداء مدرسہ قادریہ بدایوں سے کی۔ لیکن آپ کے استاد محترم علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی بدایوں سے فیض آباد تشریف لے گئے تو والد محترم نے آپ کو بھی وہیں تحصیل علم کے لئے بھیج دیا اور وہیں درس نظامی کی تکمیل کی۔ بعدازاں الاجازۃ العالیہ شعبہ تفسیر وعلوم القرآن جامعۃ الازہر مصر سے کیا جبکہ تخصص فی دارالافتاءالمصریہ قاہرہ سے مکمل کیا۔[23]

علامہ فضل رسول بدایونی کی اسناد:

علامہ فضل رسول بدایونی خانوادہ عثمانیہ کے نامور عالم اور علامہ علامہ عبدالمجید قادری کے فرزند ہیں۔ علامہ فضل رسول بدایونی کو جملہ علوم کی جو اسناد و اجازت حاصل تھی وہ ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

"علامہ فضل رسول بدایونی اپنے والد اور شیخ طریقت علامہ عبدالمجید قادری سے علوم اخذ کیے۔ انہوں نے اپنے پھوپھا بحر العلوم علامہ محمد علی عثمانی سے اخذ کی۔ انہوں نے قاضی مبارک گوپاموی سے۔ انہوں نے علامہ میر زاہد ہروی سے۔ انہوں نے علامہ مرزا محمد فاضل سے انہوں ملا یوسف الکوسجی سے ،انہوں نے ملا جلال الدین دوانی سے ،انہوں اپنے والد شیخ اسعد الدین صدیقی سے ،انہوں نے علوم نقلیہ حافظ شمس الدین الجزری سے جبکہ علوم عقلیہ میر سید شریف جرجانی سے حاصل کیے۔ ملا جلال الدین دوانی نے علامہ مظہر الدین گازرونی سے بھی اخذ علم کیا۔انہوں نے علامہ مجد الدین فیروزآبادی سے تحصیل علم کی۔ نیز ملا جلال الدین دوانی نے شیخ محی الدین انصاری کو شکناری سے ،انہوں نے حافظ شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے تحصیل علم کی"۔[24]

علامہ عبدالقادر بدایونی کی اسناد:

علامہ عبدالقادر بدایونی علامہ فضل رسول بدایونی کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۲۷۹ھ میں حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لیے اپنے والد کے ساتھ حجاز تشریف لے گئے۔ مکہ مکرمہ میں مفتی احناف شیخ جمال بن عمر مکی کی خدمت میں حاضر ہوئے علمی استفادہ کیا۔ جب واپس آنے لگے تو شیخ جمال بن عمر مکی نے آپ کو تمام اسناد کی اجازت عطا کی۔ آپ کو اپنے والد محترم سے بھی اجازت اسناد حاصل تھی۔[25]

ذیل میں قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر اور تصوف واحسان کی مختلف کتب کی اسناد جو آپ کو علامہ فضل رسول بدایونی اور شیخ جمال بن عمر مکی سے حاصل تھیں بیان کیا جاتا ہے۔

سند قرآن کریم:

علامہ عبدالقادر بدایونی نے علامہ فضل رسول بدایونی اور شیخ جمال بن عمر مکی سے روایت کی۔ انہوں نے شیخ عابد مدنی سے، انہوں نے کہا حافظ شیخ محمد مراد بن محمد یعقوب بن محمد انصاری سے، انہوں نے امام شیخ محمد ہاشم بن عبدالغفور انصاری سے، انہوں نے علامہ شیخ عبدالقادر بن ابی بکر صدیقی مکی سے، انہوں نے ابوالبقاء حسن بن علی الحنفی المکی سے، انہوں نے شیخ ابوالوفا احمد بن محمد العجلی سے، انہوں نے امام یحییٰ بن مکرم الطبری سے، انہوں نے حافظ محب الدین محمد بن محمد الطبری سے، انہوں نے امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن الجرزی سے، انہوں نے شیخ تقی الدین بن عبدالرحمان بن علی البغدادی سے، انہوں نے شیخ امام تقی الدین صائغ سے، انہوں نے شیخ امام کمال الدین بن شجاع الضریر سے، انہوں نے شیخ ابوالقاسم بن خلف الشاطبیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوالحسن علی بن محمد الاندلسی سے، انہوں نے شیخ ہاشمی سے، انہوں نے شیخ امام الاشنانی سے، انہوں نے شیخ عبید بن صباح سے، انہوں نے امام حفص سے، انہوں نے امام عاصم سے، انہوں نے عبداللہ بن حبیب الاسلمی، سے انہوں نے جامع القرآن حضرت عثمان بن عفانؓ سے، انہوں نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔[26]

سند فقہ حنفی:

علامہ عبدالقادر بدایونی فقہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ کی روایت یوں بیان کرتے ہیں۔

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونیؒ اور امام جمال بن عمر مکی سے وہ روایت کرتے ہیں، شیخ امام عابد مدنی سے، وہ روایت کرتے ہیں شیخ یوسف بن محمد بن علاؤالدین المزجاجی سے، وہ شیخ عبدالقادر بن خلیل سے، وہ شیخ اسماعیل علی زادہ سے، وہ شیخ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی سے، وہ شیخ اسماعیل نابلسی سے، وہ شیخ احمد الشوہری سے، وہ شیخ عمر بن نجیم سے، وہ شیخ احمد بن یونس الشلبی سے، وہ شیخ سری الدین عبدالبر ابن شحنہ سے، وہ امام کمال بن ہمام سے، وہ شیخ سراج الدین سے، وہ شیخ علاؤالدین السیرانی سے، وہ شیخ جلال الدین الخبازی سے، وہ شیخ عبدالعزیز البخاری سے، وہ شیخ جلال الدین الکبیر سے، وہ امام عبدالستار الکردری سے، وہ شیخ الاسلام برہان الدین المرغنانی سے، وہ فخر الاسلام علی البزدوی سے، وہ شمس الائمہ الحلوانی سے، وہ قاضی ابو علی النسفی سے، وہ ابو بکر محمد بن الفضل بخاری سے، وہ امام ابو عبداللہ السید سے، وہ امام عبداللہ بن ابی حفص سے، وہ امام احمد بن حفص البخاری سے، وہ امام محمد بن حسین الشیبانی سے، وہ قاضی ابو یوسف سے وہ امام اعظم ابو حنیفہ النعمان سے، وہ امام شیخ حماد سے، وہ شیخ ابراہیم النخعی سے، وہ امام الشیخ علقمہ سے، وہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ سید الانبیاء ﷺ سے۔[27]

سند فقہ مالکی:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے وہ شیخ عابد مدنی سے، وہ شیخ صالح الغلانی سے، وہ شیخ محمد بن محمد سنتہ العمری سے، وہ ابو عبداللہ محمد الودلانی سے، وہ ابو عثمان سعید بن ابراہیم الجزائری سے، وہ سعید بن احمد المقری سے، وہ ابو محمد

التمسی سے ،وہ عبداللہ محمد بن مرزوق الحفید سے ، وہ محمد بن جابر الوادی سے ،وہ ابو محمد عبداللہ بن محمد ہارون القرطبیؒ سے ،وہ قاضی ابو العباس احمد بن یزید القرطبیؒ سے ،وہ محمد بن عبد الحق الخزرجی سے ،وہ محمد بن حرج القرطبیؒ سے ،وہ محمد القاضی ابو الولید یونس سے ،وہ ابو عیسیٰ یحییٰ بن عبداللہ القرطبیؒ سے ،وہ ابو مروان عبید اللہ القرطبیؒ سے ،وہ یحییٰ بن یحییٰ القرطبیؒ سے ،وہ امام دار الھجرۃ ابو عبداللہ مالک بن انس سے ،اور اسی سند سے موطا امام مالک کی بھی روایت کرتا ہوں۔ [28]

سند فقہ شافعی:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے ،وہ شیخ امام عابد مدنی سے ،وہ شیخ صالح الفلانی سے ،وہ ابن السنۃ سے ،وہ شریف محمد بن عبداللہ سے ،وہ محمد بن ارکماش سے ،وہ حافظ بن حجر سے ،وہ صلاح بن ابو عمرو سے ،وہ فخر البخاری سے ، وہ احمد بن محمد سے ،وہ حسن بن احمد الحلاد سے ،وہ حافظ ابو نعیم احمد الاصبہانی سے ،وہ ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم سے ،وہ ربیع بن سلیمان سے ،وہ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ سے۔ [29]

سند فقہ حنبلی:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے ،وہ شیخ عابد مدنی سے ،وہ شیخ صالح الفلانی سے ، محمد بن السنۃ سے ،وہ شریف بن محمد بن عبداللہ سے ،وہ شمس العلقمی سے ،وہ جلال الدین سیوطی سے ،وہ محمد بن مقیل سے ،وہ صلاح المقدسی سے ،وہ فخر البخاری سے ،وہ ابو ایمن الکندی سے ،وہ ابو بکر محمد بن عبد الباقی سے ،وہ حسن بن علی الجوہری سے ،وہ ابو بکر القطیفی سے ،وہ عبداللہ بن احمد سے ،وہ امام احمد بن محمد بن حنبل سے۔ [30]

سند صحیح بخاری:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے ،وہ شیخ امام عابد مدنی سے ،وہ شیخ صالح الفلانی سے ،وہ شیخ محمد بن السنۃ سے ،وہ شیخ احمد النخلی سے ،وہ شیخ منصور المصری سے ،وہ سلطان المزاحی سے ،وہ شہاب خلیل السبکی سے ،وہ شیخ محمد مقدسی اور نجم الغیطی سے ،وہ زید زکریا سے ،وہ شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی سے ،وہ ابراہیم التنوخی سے ،وہ ابو العباس الحجار سے ،وہ سراج الزبیدی سے ،وہ شیخ ابو لوقت عبد الاول السجزی سے ،وہ عبد الرحمٰن الداودی سے ،وہ عبداللہ السرخسی سے ،وہ شیخ الغربری سے ،وہ امام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری سے۔ [31]

سند صحیح مسلم:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے ،وہ امام الشیخ عابد مدنی سے ،وہ شیخ صالح الفلانی سے ،وہ محمد بن السنۃ سے ،وہ شریف محمد بن عبداللہ سے ،وہ محمد بن ارکماش سے ،وہ حافظ بن حجر عسقلانی سے ،وہ شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد نیشاپوری سے ،وہ ابو الفضل سلیمان بن حمزۃ المقدسی سے ،وہ ابو الحسن علی بن حسین سے ،وہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبداللہ بن مندۃ سے ،وہ

حافظ ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد زکریا ابن الحسن الجوزقی سے، وہ ابوالحسن بن عبدان نیشاپوری سے، وہ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری سے۔ [32]

سند جامع ترمذی:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، وہ شیخ امام عابد مدنی سے، وہ شیخ صالح الفلانی سے، وہ شیخ محمد بن السنۃ سے، وہ شریف محمد بن عبداللہ سے، وہ شمس العلقمی سے، وہ امام السیوطی سے، وہ احمد بن عبدالقادر بن طریف سے، وہ ابو اسحاق التنوخی سے، وہ ابوالحجاج یوسف المزنی سے، وہ فخر البخاری سے، وہ ابو حفص عمر بن طرزد سے، وہ ابوالفتح عبدالملک سے، وہ قاضی ابو عامر محمود الازدی سے، وہ عبدالجبار المروزی سے، وہ ابوالعباس محمد بن احمد المروزی سے وہ امام عیسیٰ ترمذی سے۔ [33]

سند ابوداؤد:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، وہ شیخ امام عابد مدنی سے، وہ سید عبدالرحمٰن سے، وہ اپنے والد شیخ سلیمان سے، وہ شیخ محمد طیب سے، وہ الحسن العجمی سے، وہ فقیہ نور الدین الیمنی سے، وہ شیخ عبداللہ محمد الزھری سے، وہ عبدالعزیز یمنی سے، وہ سید طاہر بن حسین الاھدل سے، وہ حافظ ابن الربیع سے، وہ زین الشرجی سے، وہ سلیمان بن ابراہیم العلوی سے، وہ موفق الدین علی بن ابی بکر سے، وہ ابوالعباس احمد بن ابی الخیر الشماخی سے، وہ اپنے والد ابوالخیر الشماخی سے، وہ شیخ علی بن ھبۃ اللہ سے، وہ حافظ ابو طاہر احمد السلفی سے، وہ جعفر بن محمد بن الفضل العبادانی سے، وہ قاسم بن جعفر الہاشمی سے، وہ ابو علی اللؤلوی سے، وہ امام ابوداؤد السجستانی سے۔ [34]

سند سنن نسائی:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، وہ شیخ امام عابد مدنی سے، وہ شیخ صالح الفلانی سے، وہ شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ سے، وہ شیخ عبداللہ بن سالم البصری سے، وہ شیخ محمد البابلی سے، وہ شیخ شہاب احمد بن خلیل السبکی سے، وہ النجم الغیطی سے، وہ احمد بن ابی طالب الحجار سے، وہ ابواللطیف الغیطی سے، وہ ابوزرعۃ المقدسی سے، وہ ابو محمد الدوانی سے، وہ احمد بن حسین الدینوری سے، وہ حافظ ابو بکر احمد بن محمد اسحاق المعروف بہ ابن السنی سے، وہ امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی سے۔ [35]

سند سنن ابن ماجہ:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کرتے ہیں علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، وہ شیخ عابد مدنی سے، وہ شیخ صالح الفلانی سے، محمد بن السنۃ سے، وہ شریف بن محمد بن عبداللہ سے، وہ محمد بن ارکماش سے، وہ حافظ ابن حجر سے، وہ احمد بن عمر بن علی البغدادی سے، وہ حافظ یوسف بن عبدالرحمٰن المزنی سے، وہ عبدالرحمٰن المقدسی سے، وہ امام موفق الدین سے، وہ ابوزرعۃ المقدسی سے، وہ فقیہ محمد بن حسین القزوینی سے، وہ ابوطلحۃ القاسم ابن ابی المندر سے، وہ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمۃ سے، وہ امام ابن ماجہ القزوینی سے۔ [36]

سند تفسیر انوار التنزیل:

علامہ عبدالقادر بدایونی کو اجازت ہے علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، وہ شیخ عابد مدنی سے، وہ شیخ صالح الفلانی سے، انہیں

محمد سعید سے، انہیں تاج الدین سے، انہیں شیخ محمد بن ابی الخیر سے انہیں شیخ ابو النجا سالم سے انہیں نجم الغیطی سے انہیں شیخ الاسلام زکریا سے انہیں ابو الفضل المزجانی سے، انہیں ابو ہریرہ الذہبی سے انہیں امام ناصر الدین البغاوی سے۔[37]

سند تفسیر مدارک:

علامہ عبدالقادر بدایونی روایت کو اجازت ہے علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، ان کو شیخ عابد مدنی سے، ان کو شیخ یوسف المزجاجی سے، ان کو شیخ محمد بن عبداللہ المزجاجی سے، ان کو شیخ حسن العجمی سے، ان کو خیر الدین الرملی سے، ان کو علامہ احمد بن امین الدین سے، ان کو اپنے والد امین الدین بن عبد العال سے، ان کو اپنے والد شیخ عبد العال سے، ان کو عز عبد الرحیم سے، ان کو ضیاء الدین محمد العغانی سے، ان کو قوام الدین الکرمانی سے، ان کو مؤلف کتاب امام النسفی سے۔[38]

سند احیاء العلوم:

علامہ عبدالقادر بدایونی کو اجازت ہے علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، انہیں شیخ عابد مدنی سے، انہیں شیخ صالح الفلانی سے، انہیں ابن السنۃ سے، انہیں شریف محمد بن عبداللہ سے، انہیں محمد الباھلی سے، انہیں محمد الواعظ الشعراوی سے، انہیں محمد بن ارکماش سے، انہیں ابن حجر العسقلانی سے، انہیں شیخ التنوخی سے، انہیں سلیمان بن حمزہ سے، انہیں عمر بن کرام الدینوری، انہیں عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر سے، انہیں حجۃ الاسلام امام محمد غزالی سے۔[39]

فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ کی سند:

علامہ عبدالقادر بدایونی کو اجازت سے علامہ فضل رسول بدایونی اور امام جمال بن عمر مکی سے، انہیں شیخ عابد مدنی سے، انہیں محمد حسین الانصاری سے، انہیں محمد السمان المدنی سے، انہیں احمد بن محمد النخیلی سے، انہیں السید محمد الرومی سے، انہیں احمد القشاشی سے، انہیں ابو المواھب الشناوی سے، انہیں شیخ عبد الوھاب الشعرانی سے، انہیں قاضی زکریا الانصاری سے، انہیں ابو الفتح محمد بن زین الدین العثمانی سے، انہیں اسماعیل الزبیدی سے، انہیں ابو الحسن الوانی سے، انہیں الامام الشیخ محی الدین ابن عربی الاندلسی سے۔[40]

سلسلہ معقولات:

علامہ عبدالقادر بدایونی تلمیذ ہیں علامہ فضل حق خیر آبادی کے، وہ تلمیذ ہیں علامہ فضل امام خیر آبادی کے، وہ تلمیذ ہیں ملا عبد الواحد کرمانی خیر آبادی کے، وہ تلمیذ ہیں ملا محمد اسلم سندیلوی کے، وہ تلمیذ ہیں استاد الہند ملا نظام الدین محمد فرنگی محلی کے، وہ تلمیذ ہیں ملا قطب الدین شہید سہالوی کے، وہ تلمیذ ہیں مولانا دانیال جوراسی کے، وہ تلمیذ ہیں مولانا عبد السلام دیوھی کے، وہ تلمیذ ہیں مولانا عبد السلام لاہوری کے، وہ تلمیذ ہیں امیر فتح اللہ شیرازی کے۔[41]

سند حدیث از بغداد:

علامہ عبدالقادر بدایونی کہتے ہیں کہ میں نے روایت اپنے والد محترم علامہ فضل رسول بدایونی سے سنی، انہوں نے نقیب الاشرف الشیخ سید علی

سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید ابو بکر البغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید اسماعیل البغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید عبدالوھاب سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید نور الدین بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید محمد درویش سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید حسام الدین سے ،انہوں نے اپنے چچازاد بھائی شیخ سید ابو بکر بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید یحییٰ بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید نور الدین بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد سید ولی الدین بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ زین الدین سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید شرف الدین سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید شمس الدین بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید محمد الهتاک سے ،انہوں نے اپنے والد شیخ سید عبدالعزیز قادری بغدادی سے ،انہوں نے اپنے والد سید ناعبدالقادر جیلانی سے ،انہوں نے اپنے شیخ ابو سعید مبارک مخزومی سے ،انہوں نے اپنے شیخ ابوالحسن الاموی (ہنکاری) سے ،انہوں اپنے شیخ ابوالفرح الطرطوسی سے ،انہوں نے اپنے شیخ ابوالفضل التمیمی سے ، انہوں نے اپنے شیخ ابو بکر الشبلی سے ،انہوں نے اپنے شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی سے ،انہوں نے اپنے شیخ سری سقطی سے ،انہوں نے اپنے شیخ معروف الکرخی سے ،انہوں نے اپنے امام سید ابوالحسن علی رضا سے ،انہوں نے اپنے والد امام سید موسیٰ الکاظم سے ،انہوں نے اپنے والد امام سید جعفر الصادق سے ،انہوں نے اپنے والد امام سید محمد الباقر سے ،انہوں نے اپنے والد امام سید زین العابدین علی سجاد سے ،انہوں نے اپنے والد امام سید ناابو عبداللہ الحسین سے ،انہوں نے اپنے والد سید ناعلی بن ابی طالب سے ،انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔[42]

خلاصہ کلام

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کا شمار برصغیر کے علمی خانوادوں میں ہوتا ہے۔ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی علمی اساس بہت مضبوط اور سلسلہ تلمذ جید متقدمین تک مسلسل ہے۔ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مشاہیر نے اپنے عہد کے جید علماء اور عظیم علمی مراکز سے استفادہ کیا۔ برصغیر کی علمی تاریخ میں علمائے فرنگی محل اور علمائے خیر آباد کا نام سب سے نمایاں ہے۔ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مشاہیر نے علمائے فرنگی محل اور علمائے خیر آباد سے بلاواسطہ اور بلواسطہ اکتساب علم کیا۔ ماضی قریب میں جامعۃ الازہر مصر سے بھی اکتساب علم خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی روشن علمی تاریخ کا حصہ ہے۔ قرآن، تفسیر، حدیث اور تصوف کی علمی اسناد خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی متواتر علمی وراثت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

Reference

1۔ Qudvai, Altaf-ur-Rehman, Shaikh, Ahwal Ulema-e-Farangi Mahal, Matbah Mujtabai Lukhnow, P. 10

2۔ Farangi Mahalli, Muhammad Anayat –Ullah, Maulana , Tazkara Ulema-e-Farangi Mahal, Matbah Ishat-ul-Ullum Farangi Mahal Lukhnow, 1930, p.182

3۔ Rehman Ali, Movi, Tazkara Uleme-e-Hind, Murattaba o Mutarajjam Dr. Muhammad Ayub Qadri, Pakistan Historical Society Karachi, 2003, p. 675

4۔ Farangi Mahalli, Muhammad Raza Ansari, Mufti, Baani Darse-e-Nizami Utaz-ul-Hind, Mulla Nizam-ud-Din Muhammad Farangi Mahalli, Majlis Sahafat-o-Nashriat, Nadwat-ul-Ulema

Lukhnow, 1973, P.263
5۔ Farangi Mahalli, Muhammad Wali Ullah, Mulla, Aghsan-e-Arbah, Matbah Karkhan Farangi Mahall Lukhnow, 1903, P.121
6۔ Farangi Mahalli, Muhammad Raza Ansari, Mufti, Baani Darse-e-Nizami Utaz-ul-Hind, Mulla Nizam-ud-Din Muhammad Farangi Mahalli, p. 138
7۔ Rehman Ali, Movi, Tazkara Uleme-e-Hind, P. 452
8۔ Al-Qadri, Yaqoob Hussain Zia, Maulana, Akmal-al-Tarikh, Taj-ul-Fahool Academy, Badayun, 2013, P. 95
9 ۔ Ibid, P. 169
10 ۔ Ibid. P. 444
11۔ Qadri, Usaid-ul-Haq, Allama, Khairabadiyat, Taj-ul-Fahool Academy Badayun, 2011, P. 19
12۔ Syed Muhammad Mian, Maulana, Ulema-e-Hind ka Shandar Mazi, Jamiat Publications Lahore, 2010, P. 949
13۔ Qadri, Usaid-ul-Haq, Allama, Khairabadiyat, P. 23.
14۔ “Allam Fazal-e-Haq Khairabadi”, Prof. Dr. Masood Ahmad, Al-Aqib, Allama Fazal-e-Haq Khairabadi wa Jang-e-Azadi 1857, Number Lahore, Vol.2, Issue 7-9, July to September 2009, P. 32
15۔ “Allam Fazal-e-Haq Khairabadi ka Noor-e-Nazar Lakhat-e-Jigar Shamas-ul-Ulema Maulan Abdul Haq Khairabad”, Hafiz Muhammad Farhan Ali Rizvi, Al-Aqib, Allama Fazal-e-Haq Khairabadi wa Jang-e-Azadi 1857, Number Lahore, P. 341.
16۔ Qadri, Usaid-ul-Haq, Allama, Khairabadiyat, P. 66
17۔ Misbahi, Yaseen Akhtar, Maulana, Mumtaz Ulema-e-Farangi Mahal Lukhnow, Nashir Maktaba Ayubia, Khanqah Qadria Ayubia, Para King District Koshi Nagar (U.P), 2017, P. 377
18۔ Ibid, P. 390
19۔ Qadri, Usaid-ul-Haq, Allama, Khairabadiyat, P. 36
20۔ Misbahi, Yaseen Akhtar, Maulana, Mumtaz Ulema-e-Farangi Mahal Lukhnow, P. 408
21۔ Ibid. P. 443
22۔ Al-Qadri, Yaqoob Hussain Zia, Maulana, Akmal-al-Tarikh, P. 407
23۔ “Maulana Usaid-ul-Haq Qadri: Shakhs-o-Aks”, Maulana Ateef Qadri, Mahnama Jam-e-Noor Aalim-e-Rabbani Number, Dehli, Vol.11, Issue 132, April 2014, P. 108
24۔ Badayuni, Abdul Qadir, Alama, Al-Kalam al-Sadeed fi Tehreer Al-Asaneed, Translation Allama Usaid-ul-Haq Qadri, Taj-ul-Fahool Academy Badayun, 2008, P. 14
25۔ Misbahi, Abdul Hakim Noori, Mufti, Taj-ul-Fahool: Hayat aur Khidmat, Taj-ul-Fahool Academy Badayun, 1998, P.55
26۔ Ibid.
27۔ Ibid, P. 53
28۔ Badayuni, Abdul Qadir, Alama, Al-Kalam al-Sadeed fi Tehreer Al-Asaneed, P. 19

29۔ Ibid, P. 20

30۔ Ibid.

31۔ Al-Qadri, Yaqoob Hussain Zia, Maulana, Akmal-al-Tarikh, P. 437

32۔ Badayuni, Abdul Qadir, Alama, Al-Kalam al-Sadeed fi Tehreer Al-Asaneed, P. 22

33 ۔ Ibid. P.23

34۔ Ibid. P.24

35۔ Ibid. P.25

36۔ Ibid. P.26

37۔ Ibid. P.30

38۔ Ibid. P.31

39۔ Ibid. P.34

40۔ Ibid. P.35

41۔ Misbahi, Abdul Hakim Noori, Mufti, Taj-ul-Fahool: Hayat aur Khidmat, P. 50

42۔ Al-Qadri, Yaqoob Hussain Zia, Maulana, Akmal-al-Tarikh, P. 440